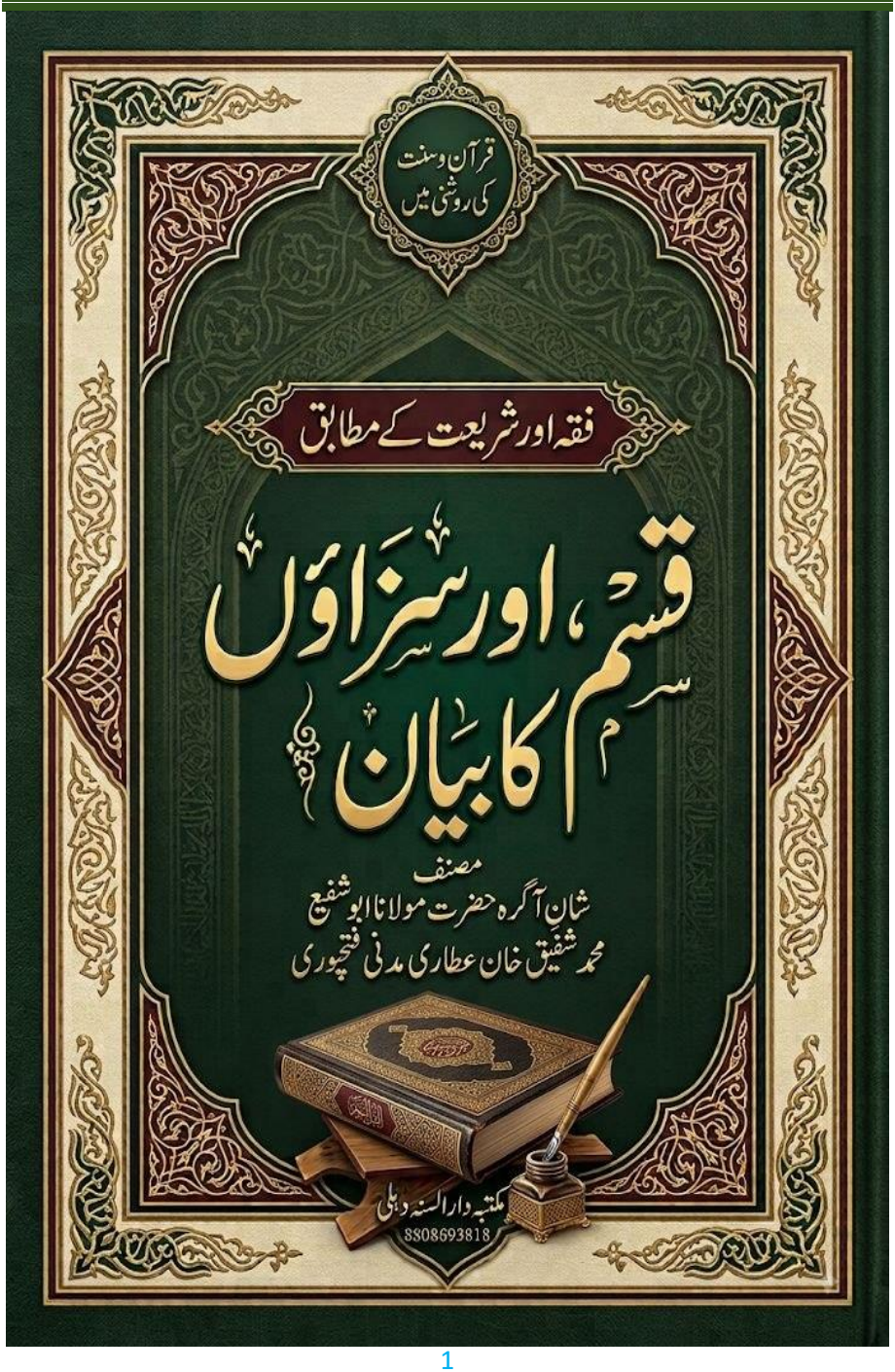
قرآن وسنت
کی روشنی میں
فقہ اور شریعت کے مطابق
قسم، اور سزاؤں
کا بیان
مصنف
شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع
محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
8808693818

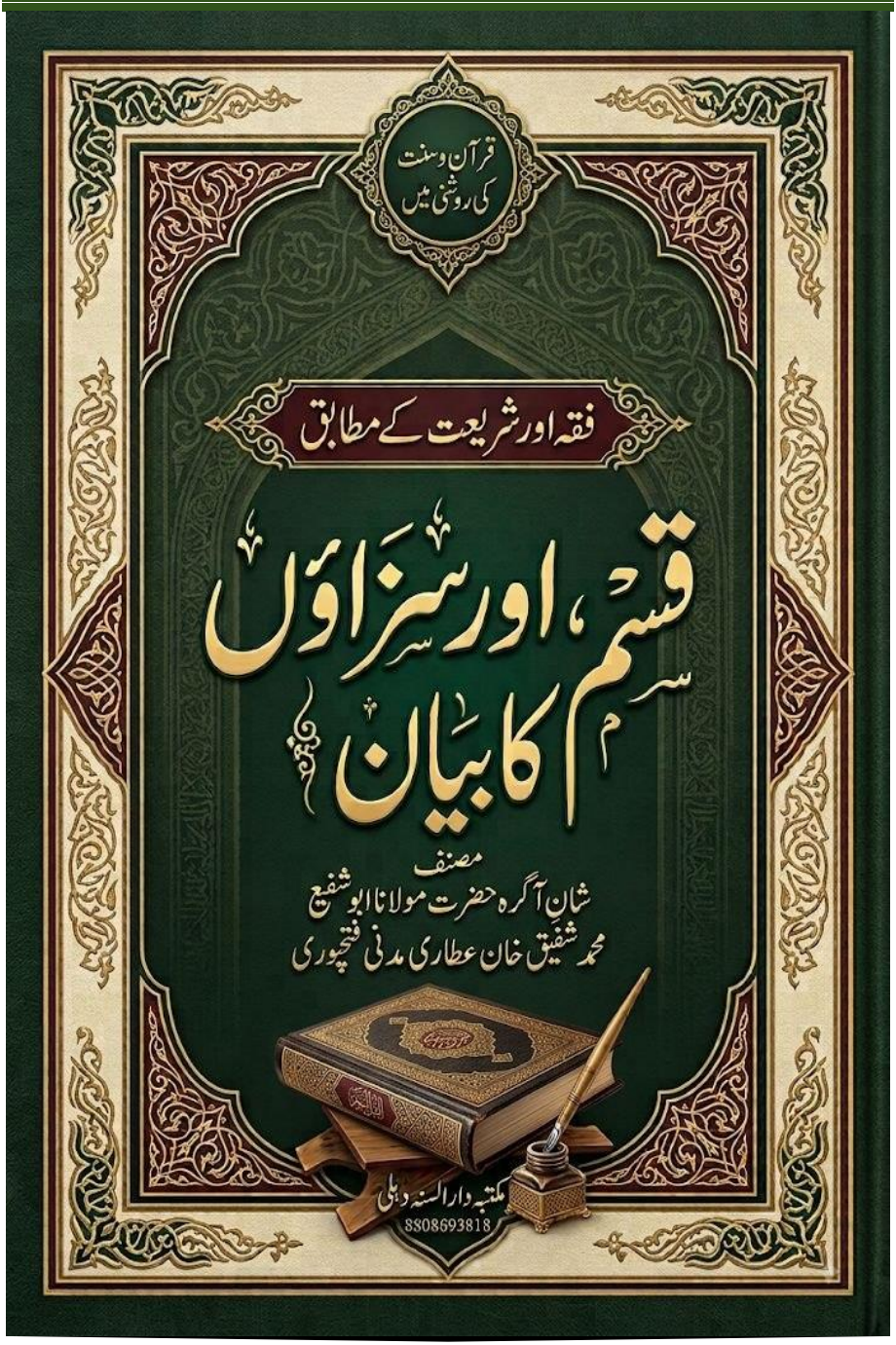
قرآن وسنت
کی روشنی میں
فقہ اور شریعت کے مطابق
قسم، اور سزاؤں
کا بیان
مصنف
شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع
محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

قسم اور پر مشتمل کتاب بنام:

قسم اور سزاؤں کا بیان

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

قسم اور پر مشتمل کتاب بنام:

قسم اور سزاؤں کا بیان

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 6

نام ونسبت 6

دینی ماحول سے وابستگی 6

آغازِ تدریس وتصنیف 7

خلافت واجازت 7

خدمتِ دین 8

قسم کا بیان 9

حدود کا بیان 19

مصنف کی کتابوں کا تعارف 35

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

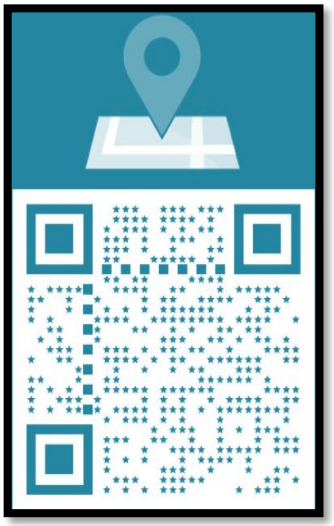

قسم کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السُّنّی ص ۳۳۶ حدیث ۳۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: قسم کسے کہتے ہیں؟

جواب: قسم کو عَرَبی زَبان میں یَمِیْن کہتے ہیں جس کا مطلب ہے: ”داہنی (یعنی سیدھی) جانِب“، چُونکہ اہلِ عَرَب عُمُوماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وَقت ایک دوسرے سے داہنا (یعنی سیدھا) ہاتھ مِلاتے تھے اِس لئے قسم کو ”یمین“ کہنے لگے، یا پھر یَمِین ”یُمْن“ سے بنا ہے جس کے معنٰی ہیں ”بَرَکت و قُوَّت“، چُونکہ قسم میں اللہ تعالٰی کا بابَرَکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قُوَّت دیتے ہیں اِس لئے اِسے یَمِین کہتے ہیں یعنی بَرَکت و قُوَّت والی گفتگو۔ (مُلَخَّص از مراٰۃُ المناجیح ج ۵ ص ۱۹۴)

اور شَرعی اِعتِبار سے قسم اُس عَقد (یعنی عَہد و پَیماں) کو کہتے ہیں جس کے ذَرِیعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پُختہ (یعنی پکّا) اِرادہ کرتا ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۵ ص ۴۸۸) مَثَلاً کسی نے یوں کہا: ”اللہ عزوجل کی قسم! میں کل تمہارا سارا قَرض ادا کر دوں گا“ تو یہ قسم ہے۔

سوال: کیا قسم کھانا جائز ہے؟

جواب: قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہئے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی

عادت بنار کھی ہے) کہ قَصد و بے قَصد (یعنی اِرادتًا اور بِغیر ارادے کے) زَبان سے قسم جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچّی ہے یا جھوٹی! یہ سخت مَعیوب (یعنی بَہت بُری بات) ہے اور غیرِ خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شَرعًا قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفّارہ لازِم نہیں۔

سوال: قسم کے الفاظ کون کون سے ہیں؟

جواب: اگر☆ **وَاللہ**،☆ **بِاللہ**،☆ **تَاللہ** ،☆ **بخدا**،☆ **قسم سے۔ بَحلفِ شَرعی کہتا ہوں**،☆ **اللہ کو حاضِر ناظر جان کر کہتا ہوں**،☆ **اللہ کو سمیع بصیر جان کر کہتا ہوں**۔ یہ سب قسم کے الفاظ ہیں۔ ''اللہ کو حاضِر ناظر جان کر کہتا ہوں ''اِس طرح کہنے سے قسم تو ہو جائے گی مگر اللہ عزوجل کو حاضِر ناظر کہنا ممنوع ہے۔ (نیکی کی دعوت حصہ اول، ص۱۷۹)

سوال: قسم کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: قسم تین طرح کی ہوتی ہے:

(۱)۔۔۔لَغو۔ (۲)۔۔۔غَموس۔ (۳)۔۔۔مُنعَقِدہ۔

(۱)۔۔۔لَغو: یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر اپنے خیال میں (یعنی غَلَط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے خلاف (یعنی اُلٹ) ہو، مَثَلًا کسی نے قسم کھائی: ''اللہ عزوجل کی قسم! زَید گھر پر نہیں ہے ''اور اس کی معلومات میں یہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اِس نے اپنے گُمان میں سچّی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم **''لَغو ''** کہلائے گی، یہ مُعاف ہے اور اس پر کفّارہ نہیں۔

(۲)۔۔۔غَمُوس: یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یاموجودہ اَمر(یعنی مُعامَلے)پر دانِستہ(یعنی جان بوجھ کر)جھوٹی قسم کھائے مَثَلاً کسی نے قسم کھائی:"اللہ عزوجل کی قسم!زید گھر پر ہے، "اوروہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زَید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم "غَمُوس "کہلائے گی اور قسم کھانے والا سخت گنہگار ہوا،اِستِغفار وتوبہ فرض ہے مگر کفّارہ لازِم نہیں۔

(۳)۔۔۔مُنعَقِدہ: یہ ہے کہ آئندہ کے لئے قسم کھائی مَثَلاً یوں کہا:"ربّ عزوجل کی قسم!میں کل تمہارے گھر ضَرور آؤں گا۔ "مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی،اسے کفّارہ دیناپڑے گا اور بعض صورَتوں میں گنہگار بھی ہو گا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۲ص۵۲)

خُلاصہ یہ ہوا کہ قَسَم کھانے والا کسی گزری ہوئی یاموجودہ بات کے بارے میں قسم کھائے گا تو وہ یا تو سچّا ہو گا یا پھر جھوٹا،اگر سچّا ہو گا تو کوئی حَرَج نہیں اور اگر جُھوٹا ہو گا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابِق اگر سچّی کھائی تھی تو اب بھی حرج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفّارہ بھی نہیں،ہاں!اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھارہاہوں تو گنہگار ہو گا مگر کفّارہ نہیں ہے،اور اگر اس نے آئندہ کے لئے کسی کام کے کرنے یانہ کرنے کی قَسَم کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے فَبِھا(یعنی خوب بہتر)ورنہ کَفّارہ دیناہو گا اور بعض صورَتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہو گا۔(ان صورَتوں کی تفصیل آگے آرہی ہے)

سوال: جھوٹی قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب: رسولِ بے مثال،نبی آمِنہ کے لال اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:"اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا،والِدَین کی نافرمانی کرنا،کسی جان کو قتل کرنا اور جُھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔" (بُخاری ج۴ص۲۹۵حدیث۶۶۷۵)

سوال: کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب: رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا فرمانِ عظیم ہے: جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے اللہ عزوجل اُس کے لئے جہنَّم واجِب کر دیتا اور اُس پر جنّت حرام فرما دیتا ہے۔ عَرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ پِیلُو کی شاخ ہی ہو۔'' (مُسلِم ص ۸۲ حدیث ۲۱۸۔(۱۳۷)

پِیلُو ایک درخت ہے جس کی شاخ اور جڑ سے مِسواک بناتے ہیں۔

سوال: جھوٹی قسم کھانے کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: جھوٹی قسم کے نقصانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جھوٹی قسم گھروں کو وِیران کر چھوڑتی ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۶ ص ۶۰۲) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزَشتہ بات پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچہ) اس کا کوئی کفّارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ جہنَّم کے کھولتے دریا میں غَوطے دیا جائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۳ ص ۶۱۱)

سوال: قرآن اٹھانا قسم ہے یا نہیں؟

جواب: قراٰنِ کریم کی قسم کھانا، قَسَم ہے، البتّہ صِرف قراٰنِ کریم اُٹھا کر یا بیچ میں رکھ کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنی قسم نہیں۔ ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 13 صَفْحَہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قراٰنِ مجید کی قسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچّی بات پر قراٰنِ عظیم کی قسم کھانے میں حَرَج نہیں اور ضَرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بَہُت سخت کرتا ہے، بِلاضَرورتِ خاصّہ نہ چاہئے۔ نیز صَفْحَہ 575 پر ہے: قراٰنِ کریم کو صِرف اُٹھانے یا اُس پر ہاتھ

رکھنے یا اُسے بیچ میں رکھنے کو شرعًا قسم قرار نہ دیا جائے گا) مَثَلًا کہے کہ میں قراٰنِ مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو (چونکہ قسم ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے) کفّارہ نہ آئے گا۔ واللہُ تعالیٰ اَعلم۔

سوال: اگر غلطی سے قسم کے کلمات نکل گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: غلطی سے قسم کھا بیٹھا مَثَلًا کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زَبان سے نکل گیا کہ ''خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا'' تو یہ بھی قسم ہے اگر توڑے گا کفّارہ دینا ہو گا۔

(بہارِ شریعت ج۲ص۳۰۰)

سوال: کسی کے مجبور کرنے پر قسم توڑا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے، قَصدًا (یعنی جان بوجھ کر) ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کَفّارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جُنُون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفّارہ واجِب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جُنُون (یعنی پاگل پن) میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شَرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (تَبیینُ الحقائق ج۳ص۴۲۳)

سوال: وہ کون سے الفاظ ہیں جن سے قسم نہیں ہوتی؟

جواب: یہ الفاظ قسم نہیں اگرچِہ ان کے بولنے سے گنہگار ہو گا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: ☆اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کا غَضَب ہو۔ ☆اُس کی لعنت ہو۔ ☆اُس کا عذاب ہو۔ ☆خُدا کا قہر ٹوٹے۔ ☆مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ ☆مجھے زمین نگل جائے۔ ☆مجھ پر خدا کی مار ہو۔ ☆خدا کی پھٹکار ہو۔ ☆رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شَفاعت نہ ملے۔ ☆مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو۔ ☆مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۲ص۵۴)

سوال: کیا اللہ تعالی کے ہر نام سے قسم ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مَثَلًا: ☆ اللہ عزوجل کی قسم، ☆ خدا کی قسم، ☆ رحمن کی قسم، ☆ رحیم کی قسم، ☆ پَروَردَگار کی قسم۔ یونہی خدا کی جس صِفَت کی قسم کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی، ہو گئی مَثَلاً: ☆ خدا کی عزّت وجلال کی قسم، ☆ اُس کی کِبریائی (عَظَمت، بڑائی) کی قسم، ☆ اُس کی بُزُرگی یا بڑائی کی قسم، ☆ اُس کی عَظَمت کی قسم، ☆ اُس کی قدرت و قوّت کی قسم، ☆ قرآن کی قسم، ☆ کلامُ اللہ کی قسم۔ (فتاوی عالمگیر یج ۲ ص ۵۲)

سوال: اور کن الفاظ سے قسم ہو جاتی ہے؟

جواب: ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے: ☆ حَلف کرتا ہوں۔ ☆ قسم کھاتا ہوں۔ ☆ میں شہادت دیتا ہوں۔ ☆ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ ☆ مجھ پر قسم ہے۔ ☆ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔ (فتاوی عالمگیر یج ۲ ص ۵۲)

سوال: کیا غیر خدا کے نام پر کھائی جانے والی قسم، قسم ہوتی ہے؟

جواب: غیر خدا کی قسم، "قسم" نہیں مَثَلاً: ☆ تمہاری قسم، ☆ اپنی قسم، ☆ تمہاری جان کی قسم، ☆ اپنی جان کی قسم، ☆ تمہارے سر کی قسم، ☆ اپنے سر کی قسم، ☆ آنکھوں کی قسم، ☆ جوانی کی قسم، ☆ ماں باپ کی قسم، ☆ اولاد کی قسم، ☆ مذہب کی قسم، ☆ دین کی قسم، ☆ علم کی قسم، ☆ کعبے کی قسم، ☆ عرشِ اِلٰہی کی قسم، ☆ رسول اللہ کی قسم۔ ☆ یونہی خدا ورسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۲، ص ۵۸، ۵۷، ۵۱)

اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُواری پر چلتے ہوئے مُلاحَظہ فرمایا جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل تم کو باپ کی قسم کھانے سے مَنع کرتا ہے، جو شَخص قَسم کھائے تو اللہ عزوجل کی قَسم کھائے یا چُپ رہے۔'' (صحیح بخاری ج۴ص۲۸۶حدیث ۶۶۴۶)

سوال: کیا قسم میں نیّت و غرض (یعنی مقصد) کا اعتبار ہوتا ہے؟

جواب: قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا، اِس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اِس قسم سے غَرَض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنٰے ہیں وہ مُراد لئے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیّت اور مقصد کا اعتِبار نہ ہوگا مَثَلًا قسم کھائی کہ ''فُلاں کے لئے ایک پیسے کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا'' اور ایک رُوپے کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اِس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ رُوپے کی مگر چُونکہ لَفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ ''دروازے سے باہَر نہ جاؤں گا'' اور دیوار کُود کر یا سیڑھی لگا کر باہَر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اِس سے مُراد یہ ہے کہ گھر سے باہَر نہ جاؤں گا۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۵ص۵۵۰)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کن الفاظ سے قسم ارشاد فرمایا کرتے تھے؟

جواب: نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اکثر ☆ ''وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب'' (یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی) یا ☆ ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ'' (یعنی قسم اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے) کے الفاظ کے ساتھ قسم ارشاد فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

زیادہ تر جو قسم ارشاد فرماتے تھے وہ یہ تھی: وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب یعنی قسم ہے دلوں کو بدلنے والے کی۔ (بُخاری ج۴ ص۲۷۸ حدیث ۶۶۱۷)

سوال: قسم میں ان شاء اللہ عزوجل کہا تو قَسَم ہو گی یا نہیں؟

جواب: فُقَہائے کرام رحمھم اللہ السلام فرماتے ہیں: قسم میں ان شاء اللہ عزوجل کہا تو اُس کا پورا کرنا واجِب نہیں بشرطیکہ ان شاء اللہ عزوجل کا لفظ اِس کلام سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو اور اگر فاصِلہ ہو گیا مَثَلاً قسم کھا کر چُپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر ان شاء اللہ عزوجل کہا تو قَسَم باطِل نہ ہوئی۔ (دُرِّ مُختار و رَدُّالْمُحتار ج۵ ص۵۴۸)

سوال: قسم کے کفارے کی کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: قسم کے لئے چند شَرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفّارہ نہیں۔ قسم کھانے والا:

(۱)۔۔۔ مسلمان ہو۔ (۲)۔۔۔ عاقِل ہو۔ (۳)۔۔۔ بالغ ہو۔ (۴)۔۔۔ قسم میں یہ بھی شَرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عَقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ مُحالِ عادی ہو۔ (۵)۔۔۔ یہ بھی شَرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصِلہ ہو گا تو قسم نہ ہو گی مَثَلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ، خدا کی قسم! اِس نے کہا: خدا کی قسم! اُس نے کہا: کہہ، فُلاں کام کروں گا، اِس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۲ ص۵۱)

سوال: قسم کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: قسم کا کفارہ چار طریقے سے ادا کر سکتے ہیں: (۱)۔۔۔ غلام آزاد کرنا۔ (۲)۔۔۔ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ (۳)۔۔۔ اُن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان

تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔(تبیین الحقائق ج ۳ ص ۴۳۰) (۴)۔۔۔اگر غلام آزاد کرنے یا 10 مِسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادِر نہ ہو تو پے دَر پے (یعنی لگاتار) تین روزے رکھے۔

(الجوھرۃ النیرہ ص ۲۵۳)

سوال: قسم کا کفارہ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: (دس) مَساکین کو دونوں وَقت پیٹ بھر کر کھلانا ہو گا اور جن مَساکین کو صبح کے وَقت کھلایا اُنہیں کو شام کے وَقت بھی کِھلائے، دوسرے دس مساکین کو کِھلانے سے (کفّارہ) ادا نہ ہو گا۔

یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وَقت کھلائے۔ اور مَساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچّہ نہ ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عِوَض (یعنی بجائے) ہر مِسکین کو آدھا صاع گیہوں (یعنی ۲ کلو ۴۵ گرام) یا ایک صاع جَو (یعنی ۴ کلو ۹۰ گرام) یا ان کی قیمت کا مالِک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بَقَدَرِ صَدَقۂ فِطر دے دیا کرے یا بعض کو کِھلائے اور بعض کو دیدے۔ (دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۲۳)

سوال: کیا کفارہ ادا کرنے کے لئے نیّت شرط ہے؟

جواب: کَفّارہ ادا ہونے کے لئے نیّت شَرط ہے بِغیر نیّت ادا نہ ہو گا ہاں! اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وَقت نیّت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مِسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیّت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیّت کرنے میں یہی شَرط ہے کہ ہُنُوز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیّت کام کرے گی ورنہ نہیں۔

(حاشیۃُ الطحطاوی علی الدّر المختار ج ۲ ص ۱۹۸)

سوال: قسم کا کفارہ کس کو دیا جائے؟

جواب: قسم کا کفّارہ اُنہیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

(عالمگیری ج۲ص۶۲)

(قسم اور کفّارے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد2صَفحہ298تا311کا مُطالَعہ ضَروری ہے)

حدود کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں قیامت کے دن وہ مجلس اِن کے لئے باعث حسرت ہو گی۔ (اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اِن کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (ترمذی ج ۵ ص ۲۴۷ حدیث ۳۳۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: حد کیا ہے؟ اور اس کو قائم کرنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور حد قائم کرنے کی حکمت لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہو گا۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الحدود ج ۶، ص ۵)

سوال: حد قائم کرنا کس کا کام ہے؟

جواب: حد قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کر سکتا۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الحدود، الباب الاول فی تفسیرہ... الخ، ج ۲، ص ۱۴۳)

سوال: جس پر حد قائم کی جائے اس کی کیا شرط ہے؟

جواب: جس پر حد قائم کی جائے اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہٰذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقۃ پر قائم نہ کریں گے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہو جائے اس وقت حد قائم کریں گے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الحدود، الباب الاول فی تفسیرہ... الخ، ج ۲، ص ۱۴۳)

سوال: حد کی کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: حد کی چند صورتیں ہیں مثلاً: زنا کی حد، تہمتِ زنا کی حد، لواطت کی حد، شراب پینے کی حد، چوری کرنے کی حد، ڈاکہ ڈالنے کی حد۔

سوال: زنا کی حد کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ (قابلِ شہوت) کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ (یعنی سرِ ذکر کے برابر) دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہہ ہو نہ شبہہ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔ (''الدر المختار''، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۷۰)

سوال: زنا کی حد کیا ہے؟

جواب: اگر زانی محصن (یعنی شادی شدہ) ہو تو اس کی حد رجم کرنا ہے اور اگر غیر محصن (یعنی غیر شادی شدہ) ہو تو اس کی حد سو دُرّے (یعنی کوڑے) مارنا ہے۔

سوال: رجم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: رجم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ زانی (مرد ہو یا عورت) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے اور رجم کے لئے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں

جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں۔ اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے کہ ایسا ماروں کہ مر جائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ہاں! اگر یہ اس کا ذی رحم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دیں گے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی۔ ہاں! اگر حکمِ رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص یا دیت واجب ہو گی۔ (''الدر المختار''، کتاب الحدود، ج۶، ص۱۷)

سوال: دُرِّے (یعنی کوڑے) مارنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہو احصن نہ ہو (یعنی غیر شادی شدہ کنوارا یا کنواری ہو) تو اسے دُرّے مارے جائیں، اگر آزاد ہے تو سو ۱۰۰ دُرّے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس، اور دُرّہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ (یعنی گانٹھ) نہ ہو نہ اُس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا ہو تو اس کو کوٹ کر ملائم کر لیں اور متوسط طور پر ماریں، نہ آہستہ نہ بہت زور سے۔ نہ دُرّے کو سر سے اُونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اسے کھینچے بلکہ اُوپر کو اٹھالے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے، بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا... الخ، ج۶، ص۴۰)

دُرّہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اتار لئے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اتاریں کہ ستر ضروری ہے اور عورت کے کپڑے نہ اتارے جائیں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۳۷۵)

سوال: قَذْف کسے کہتے ہیں اور اس کی کیا حد ہے؟

جواب: کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قَذْف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یونہی لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی

تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ اور قذف (یعنی زنا کی تہمت لگانے) کی حد آزاد پر ۸۰ کوڑے ہیں اور غلام پر چالیس کوڑے۔ (''الدرالمختار''و''ردالمحتار''، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۶۹)

سوال: کن الفاظ سے تہمت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: کسی عفیفہ (یعنی پاکدامن) عورت کو رنڈی (یعنی بدکار عورت) یا کسبی (یعنی فاحشہ، بازاری عورت) کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ اُنہیں کے لئے ہے جنہوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔ یونہی کسی کو ولد الزنا (یعنی زنا سے پیدا ہونے والا) یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے۔ اور اگر کسی کو حرام زادہ کہا تو حد نہیں، اس میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں (بہارِ شریعت ج۲، ص۳۹۸)

سوال: بدفعلی (یعنی لواطت) کیا ہے؟ اور اس کی کیا سزا ہے؟

جواب: بدفعلی (یعنی لواطت) یہ ہے کہ خوبصورت امردوں (یعنی لڑکوں) کے ساتھ گندہ کام (یعنی شہوت پورا) کرنا ہے اور یہ حرام ہے۔ اور حنفی مذہب میں اِغلام باز (یعنی بدفعلی کرنے والے) کی سزا یہ ہے کہ اُس کے اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اُس کو اَوندھا کر کے گِرائیں اور اُس پر پتّھر برسائیں یا اُسے قید میں رکھیں یہاں تک کے مر جائے یا توبہ کر لے۔ یا چند بار یہ فعلِ بد کیا ہو تو بادشاہِ اسلام اسے قتل کر ڈالے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج۶ ص۴۳، ۴۴) عوام کے لئے اجازت نہیں کہ بیان کردہ سزائیں دیں، صِرف حاکمِ اسلام دے گا۔

سوال: جو بدفعلی کو جائز سمجھے یا جائز کہے کیا وہ مسلمان ہی رہے گا؟

جواب: نہیں، وہ کافِر ہو جائے گا۔ **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس نے **حرامِ اِجماعی** کی حُرمَت کا انکار کیا یا اُس کے حرام ہونے میں شک کیا وہ **کافر** ہے جیسے شراب (خَمر)، زِنا، **لِواطَت**، سُود وغیرہا۔ (مِنَحُ الرَّوض ص ۵۰۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن، **لِواطَت** کے حلال ہونے کے قائل کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: حِلِّ لِواطت کا قائل کافِر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۴)

سوال: شراب کی حد کب ثابت ہو گی؟

جواب: مسلمان، عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر (یعنی انتہائی مجبور نہ ہو) بلا اکراہِ شرعی (یعنی اکراہ شرعی کے بغیر) خمر (یعنی شراب) کا ایک قطرہ بھی پیئے تو اس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یونہی اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی شراب پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یونہی اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہِ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ ایک یہ کہ واقعی میں اسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے۔

(۲)۔۔۔ دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو، حکم یہی دیا جائے گا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ دارالاسلام میں جہل (یعنی لاعلمی) عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہوا (یعنی اسلام لایا) اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔ (''الدر المختار''، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۸-۶۱)

سوال: کیا خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد ثابت ہو گی؟

جواب: خمر (یعنی شراب) کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اس وقت ہے کہ نشہ آجائے۔ (''الدر المختار''، کتاب الحدود، باب حد الشّرب المحرّم، ج۶، ص۶۰)

سوال: شراب پینے کی حد کیا ہے؟

جواب: شراب کی حد میں اَسی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس اور بدن کے متفرق حصوں میں ماریں گے، جس طرح زنا کی حد میں بیان ہوا۔

(''ردالمحتار''، کتاب الحدود، باب حد الشّرب المحرّم، مطلب: فی نجاسۃ العرق...إلخ، ج۶، ص۶۴)

امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے حدِ خمر (یعنی شراب کی سزا) کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اَسی ۸۰ کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا نشہ ہو گا اور جب نشہ ہو گا، بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا، افترا کرے گا، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَسی ۸۰ کوڑوں کا حکم دیا۔

(''الموطأ''، بِالِمام مالک، کتاب الأشربۃ، باب الحد فی الخمر، الحدیث: ۱۶۱۵، ج۲، ص۳۵۱)

سوال: چوری کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کیا حد ہے؟

جواب: چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر، ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔

سوال: ہاتھ کاٹنے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: ہاتھ کاٹنے کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱)۔۔۔ چرانے والا مکلف ہو: یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

(۲)۔۔۔ گونگا نہ ہو: اگر چوری کرنے والا گونگا ہو تو حد نہیں قائم کی جائے گی کہ ہو سکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔

(۳)۔۔۔ انکھیارا (درست آنکھوں والا، بینا) ہو: اگر اندھے نے چوری کی تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا ہو۔

(۴)۔۔۔ چرائی جانے والی چیز کی قیمت دس درہم ہو: دس درہم چرائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چرائے، کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۵)۔۔۔ دس درہم کی قیمت چرانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی۔

(۶)۔۔۔ اور اتنی قیمت اس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ لہٰذا اگر چرانے کے وقت وہ چیز دس درہم قیمت کی تھی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہو گئی یا جہاں چرایا ہے وہاں تو اب بھی دس درہم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں! اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہو گئی یا اس میں سے کچھ ضائع ہو گئی کہ دس درہم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

(۷)۔۔۔ اور چورانے میں خود اس شے کا چرانا مقصود ہو لہٰذا اگر اچکن (ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے) وغیرہ کوئی کپڑا چرایا اور کپڑے کی قیمت دس درہم سے کم ہے مگر اس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چرایا وہ دس درہم کا نہیں لہٰذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں! اگر وہ کپڑا ان درموں کے لئے ظرف ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا کہ مقصود کپڑا چرانا نہیں بلکہ اس شے

کا چرانا ہے یا کپڑا چرایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کو قصداً چرانا قرار دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چرانا تھا۔ یونہی اگر روپے کی تھیلی چرائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چرائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چرانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔

(۸)۔۔۔ اس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اُس کا نکالنا ظاہر ہو (یعنی چور سے لینا ممکن ہو) لہٰذا اگر مکان کے اندر جہاں سے چوری کی ہے وہاں اشرفی منہ میں رکھ کر نگل لیا تو اب اس کے پیٹ سے نکالنا ممکن نہیں ہے لہٰذا اب ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا بلکہ اب اس سے تاوان لیا جائے گا۔

(۹)۔۔۔ خُفْیَۃً (یعنی چھپا کر) لیا ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا علانیہ (یعنی ظاہراً، سب کے سامنے) ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب وعشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے۔ اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خُفْیَۃً ہو، اگرچہ مال لینا علانیۃً یا لڑ جھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

(۱۰)۔۔۔ جس کے یہاں سے چوری کی اس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین (یعنی اس کے پاس مال بطور امانت ہو) اور اگر چور کے یہاں سے چرا لیا (یعنی چور جو مال چوری کر کے لایا تھا اسے کسی اور نے چرایا) تو دوسرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جا چکا ہو، ورنہ اس کا کاٹا جائے۔

(۱۱)۔۔۔ ایسی چیز نہ چرائی ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

(۱۲)۔۔۔وہ چوری دارالحرب میں نہ ہو۔

(۱۳)۔۔۔مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں: (۱)۔۔۔ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لئے بنائی گئی ہو جیسے مکان، دوکان، خیمہ، خزانہ، صندوق۔(۲)۔۔۔دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان۔

(۱۴)۔۔۔بقدر دس درہم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درہم یا زیادہ ہے، مگر ہر بار دس سے کم کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک چوری نہیں بلکہ متعدد (یعنی زیادہ) ہیں، اب اگر دس درہم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چرایا جن کا مجموعہ دس درہم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے (یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا)۔

(۱۵)۔۔۔شبہہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو، لہٰذا اگر باپ کا مال چرایا یا قرآنِ مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہہ ہے اور دوسرے میں یہ تاویل ہے کہ پڑھنے کے لئے لیا ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۱۳۲۔۱۳۸. و''البحر الرائق''، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۸۴۔۸۶.)

سوال: دس درہم کی مقدار کیا ہے؟

جواب: دس درہم کی مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ہے جو موجودہ کلو گرام کے اعتبار سے ۳۰ گرام اور ۶۱۸ ملی گرام چاندی یا اُس کی قیمت ہے۔ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ۳۰ گرام، ۶۱۸ ملی گرام چاندی کی قیمت تقریباً ۲۲۹۴ روپے ہیں۔ پس جس نے دو ہزار دو سو چورانوے روپے کی چوری کی اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

سوال: چور کے ہاتھ کاٹنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چور کا دہنا ہاتھ گٹے (یعنی کلائی) سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیں گے (یعنی ہاتھ کے کٹے ہوئے حصے کو کھولتے تیل سے جلا دیں گے) اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اُسے قید میں رکھیں۔ گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانے کے اخراجات سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں گٹے سے کاٹ دیں گے، اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرلے یعنی اُس کے چہرے سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔ (''الدر المختار''، کتاب السرقۃ، باب کیفیۃ القطع...إلخ، ج٦ص،١٦٦،١٦٧)

سوال: اگر چند لوگوں نے چوری کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: چند شخصوں نے مل کر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درہم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال چوری کیا ہو یا بعضوں نے چوری کی اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب السرقۃ، الباب الأول فی بیان السرقۃ...إلخ، ج٢، ص١٧٠. و''البحر الرائق''، کتاب السرقۃ، ج٥، ص٨٩.)

سوال: کیا چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے؟

جواب: چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب السرقۃ، ج٦، ص١٤١)

سوال: ڈاکہ کا کیا معنی ہے؟

جواب: کسی فرد یا گروہ کا ہتھیار کے زور پر لوگوں کو خوف زدہ کر کے ان کے مال کو علی الاعلان (یعنی کھلے عام) لوٹ لینے کو ڈاکہ کہتے ہیں جس میں جان کی پرواہ بھی نہ کی جائے۔

سوال: کیا ڈاکو کے لئے بھی سزا ہے؟

جواب: جی ہاں! ڈاکو کے لئے بھی سزا ہے۔ ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف (یعنی ضائع) نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہو گیا تو تعزیراً اسے زدوکوب (یعنی مار پیٹ) کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کرلے اور اُس کی حالت قابل اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں، جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو تو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یونہی اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درہم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کئے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱)۔۔۔ ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا (۲)۔۔۔ سولی دیدے یا (۳)۔۔۔ ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دے یا (۴)۔۔۔ صرف قتل کر دے یا (۵)۔۔۔ قتل کر کے سولی پر چڑھا دے یا (۶)۔۔۔ فقط سولی دیدے۔ یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں (یعنی نیزہ ماریں) پھر جب مر جائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کی لاش سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اُس کے ورثہ دفن کر دیں اور ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج۲، ص۱۸۶)

سوال: تعزیر کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا اختیار کس کو ہے؟

جواب: کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں شریعت نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہِ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو ، آقا غلام کو، ماں باپ اپنی اولاد کو، اُستاذ شاگرد کو، تعزیر کر سکتا ہے۔

(''ردالمحتار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۹۵، وغیرہ۔)

سوال: تعزیر کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟

جواب: تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں۔ قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا (یعنی بطور سزا کان مروڑنا، تنبیہ کرنا)، ڈانٹنا، ترش روئی (یعنی سخت اور نفرت کے انداز) سے اس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔ (''تبیین الحقائق''، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۳، ص۲۳۳)

اگر تعزیر مار سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اونتالیس کوڑے لگائے جائیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۴۰۵)

سوال: کن کن افعال و اقوال سے تعزیر ثابت ہوتی ہے؟

جواب: جن افعال و اقوال سے تعزیر ثابت ہوتی ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ (''الدر المختار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۵)

(۲)۔۔۔ چوپایہ کے ساتھ برا کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اس کے سر سے پگڑی اوتار لی تو مستحق تعزیر ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۶۹)

(۳)۔۔۔ جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے ہو وہ مستحق تعزیر ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۶)

(۴)۔۔۔ کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی (یعنی لواطت کرنے والا)، سود خوار، شراب خوار، خائن (یعنی خیانت کرنے والا)، دیوث، مخنث (یعنی ہیجڑا)، بھڑوا، چور، حرام زادہ، ولد الحرام (یعنی وطیٔ حرام سے پیدا ہونے والا)، پلید، سُفلہ (یعنی گھٹیا نالائق)، کمینہ (یعنی نیچی ذات، گھٹیا)، جواری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے کہا اور اگر واقعی میں یہ عیوب (یعنی برائیاں) اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے، اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔

(''البحر الرائق''، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۹)

(۵)۔۔۔ کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۴۰۸)

(۶)۔۔۔ اگر کسی سنی نے کسی سنی کو رافضی، بد مذہب، منافق، زندیق (یعنی وہ شخص جس کا کوئی دِین نہ ہو)، یہودی، نصرانی، نصرانی کا بچہ، کافر کا بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۱۲)

(۷)۔۔۔ سوئر، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، اُلّو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ علما وسادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کئے ہوں۔

(''الھدایۃ''، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ج۱، ص۳۶۰)

(۸)۔۔۔ جس مسلمان نے شراب بیچی اس کو سزا دی جائے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۴۰۵)

(۹)۔۔۔ گویّا اور ناچنے والے اور مخنث اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔

(بہارِ شریعت ج۲، ص۴۰۵)

(۱۰)۔۔۔ مقیم بلاعذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۶۹)

(۱۱)۔۔۔ کوئی شخص کسی کی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگا لے گیا اور اس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے، یہاں تک کہ مر جائے یا اسے واپس کرے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۷۰)

سوال: تعزیر اور حد کے کوڑے مارنے کی کیفیت کیا ہو گی؟

جواب: تعزیر کے دُرّے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اور نرم اور حد قذف میں سب سے نرم۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۴۰۷)

سوال: کیا تعزیر کے متعلق کوئی احادیث بھی ہیں؟

جواب: جی ہاں! تعزیر کے متعلق احادیث بھی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ امامِ ترمذی نے حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے ۲۰ کوڑے مارو، اور مخنث کہہ کر پکارے تو ۲۰ مارو، اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔" ("جامع الترمذي"، کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن یقول لآخر یا مخنّث، الحدیث: ۱۴۶۷، ج۳، ص۱۴۱)

(۲)۔۔۔ امامِ بیہقی نے روایت کی، کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے: "اے کافر!، اے خبیث!، اے فاسق!، اے گدھے!" تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں، حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔

("السنن الکبریٰ" للبیہقی، کتاب الحدود، باب من حد فی التعریض، الحدیث ۱۷۱۵۰، ۱۷۱۴۹، ج۸، ص ۴۴۰)

سوال: کیا اس زمانے میں عام آدمی کسی کو تعزیر کے طور پر سزا دے سکتا ہے؟

جواب: اس سوال کے متعلق صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت جلد ۲ کے صفحہ نمبر ۴۰۳ میں فرماتے ہیں:

اس زمانہ میں ہمارے ملک ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلاخوف وخطر معاصی (یعنی گناہ) کرتے اور ان پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے۔ اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت (یعنی سرِ عام گناہ کرنے اور ان پر دلیر ہونے) کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب واَنسب (یعنی بہت زیادہ مناسب) ہو گا۔ بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی (یعنی بول چال، لین دین، ملنا جلنا) اس کا بند کر دیتے اور نہ اس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرلے اور اس کی وجہ سے ان لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر ان کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش! وہ تمام معاصی کے انسداد (یعنی روک تھام) میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچائتی قانون (یعنی کسی قوم یا گاؤں کی انتظامی مجلس کے قوانین) کو چھوڑ کر شرع مطہر (یعنی اسلامی قانون) کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و منازعات (یعنی لڑائی جھگڑے وغیرہ) میں بھی شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست

برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں(یعنی مقدمہ بازی کے اخراجات بھی نہ اٹھانے پڑیں)اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض وعداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے(یعنی دلوں میں بس جاتی ہے)اس سے بھی محفوظ رہیں۔(بہارِ شریعت ج۲ص۴۰۳۔۴۰۴)

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے اس QR Code کو Scan کیجیئے